صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اس سے کیا مراد ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Jtl- 0081 تاریخ: 25-08-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے؟ اگر بڑھاتا ہے، تو اس کا کیا مطلب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں! صدقہ عمر بڑھاتا ہے اور یہ بات حدیث مبارک میں موجود ہے، عمر میں اضافہ کیسے ہوتا ہے، اس بارے میں مختلف اقوال ہیں: ایک قول یہ ہے کہ عمر میں برکت مراد ہے، اس طور پر کہ اللہ پاک صدقہ کرنے والے شخص کو فضولیات سے بچنے اور نیکی و بھلائی کے کاموں، آخرت کے لیے نافع اُمور کی توفیق عنایت فرمائے گا اور بعض نے کہا کہ عمر میں برکت سے مراد حقیقتاً عمر میں اضافہ ہے، یعنی لوح محفوظ میں اس شخص کے بارے یوں لکھا ہوتا ہے کہ اگر وہ صدقہ کرے گا، تو اس کی عمر 60 سال ہو گی اور اگر نہیں کرے گا، تو 40 سال۔ ایک قول یہ ہے کہ مرنے کے بعد اس کا ذکر خیر باقی رہے گا، گویا وہ مرا نہیں، بلکہ وہ زندہ ہے کہ اس کے علم یا صدقہ جاریہ یا نیک اولاد کے ذریعے لوگ نفع حاصل کرتے رہیں گے۔

المعجم الکبیر میں حدیث مبارک ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”إن صدقة المسلم تزيد في العمر، وتمنع ميتة السوء“ یعنی: بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد 17، صفحہ 22، مطبوعہ قاھرہ)

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ہے: ”ولا يزيد في العمر إلا البر هو الإحسان والطاعة. قيل: يزاد حقيقة. قال تعالى: ﴿وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖۤ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ﴾ (فاطر: 11) وقال: ﴿يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ﴾ (الرعد: 39)۔ وذكر في الكشاف أنه لا يطول عمر إنسان ولا يقصر إلا في كتاب۔ وصورته: أن يكتب في اللوح إن لم يحج فلان أو يغز فعمره أربعون سنة، وإن حج وغزا فعمره ستون سنة، فإذا جمع بينهما فبلغ الستين فقد عمر، وإذا أفرد أحدهما فلم يتجاوز به الأربعين فقد نقص من عمره الذي هو الغاية وهو الستون، وذكر نحوه في معالم التنزيل، وقيل: معناه أنه إذا بر لا يضيع عمره فكأنه زاد، وقيل: قدر أعمال البر سببا لطول العمر، كما قدر الدعاء سببا لرد البلاء، فالدعاء للوالدين وبقية الأرحام يزيد في العمر، إما بمعنى أنه يبارك له في عمره فييسر له في الزمن القليل من الأعمال الصالحة ما لا يتيسر لغيره من العمل الكثير، فالزيادة مجازية؛ لأنه يستحيل في الآجال الزيادة الحقيقية. قال الطيبي: اعلم أن الله تعالى إذا علم أن زيدا يموت سنة خمسمائة استحال أن يموت قبلها أو بعدها، فاستحال أن تكون الآجال التي عليها علم الله تزيد أو تنقص، فتعين تأويل الزيادة أنها بالنسبة إلى ملك الموت أو غيره ممن وكل بقبض الأرواح، وأمره بالقبض بعد آجال محدودة، فإنه تعالى بعد أن يأمره بذلك أو يثبت في اللوح المحفوظ ينقص منه أو يزيد على ما سبق علمه في كل شيء وهو بمعنى قوله تعالى: ﴿يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ۚۖ وَعِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ﴾ (الرعد: 39) وعلى ما ذكر يحمل قوله عز وجل: ﴿ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ

﴿أَجَلٌ مُّسَمًّى عِنۡدَهٗ﴾ (الأنعام:2) فالإشارة بالأجل الأول إلى ما في اللوح المحفوظ، وما عند ملك الموت وأعوانه، وبالأجل الثاني إلى ما في قوله تعالى: ﴿وَعِنۡدَهٗۤ اُمُّ الۡكِتٰبِ﴾ (الرعد: 39) وقوله تعالى: ﴿اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَلَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّلَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ﴾ (يونس: 49) و الحاصل أن القضاء المعلق يتغير، وأما القضاء المبرم فلا يبدل ولا يغير۔ (رواه الترمذي) : وكذا ابن ماجه عن سلمان، وابن حبان، والحاكم وقال: صحيح الإسناد عن ثوبان، وفي روايتيهما: " لا يرد القدر إلا الدعاء، ولا يزيد في العمر إلا البر، وإن الرجل ليحرم الرزق بالذنب يذنبه" ترجمہ: انسان کی عمر نہیں بڑھتی، مگر احسان و اطاعت کی وجہ سے اور ایک قول یہ کہا گیا ہے کہ حقیقتاً عمر میں زیادتی کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب ایک کتاب میں ہے۔" اور فرماتا ہے: "اللہ جو چاہے مٹاتا اور ثابت کرتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے" کشاف میں ذکر کیا گیا ہے کہ: انسان کی وہی عمر بڑھتی اور کم ہوتی ہے، جو لوح محفوظ میں لکھی ہوئی ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہ اگر فلاں بندہ حج یا جہاد نہیں کرے گا، تو اس کی عمر 40 سال ہو گی اور اگر حج یا جہاد کرے گا، تو اس کی عمر 60 سال ہو گی، تو جب اس نے ان دونوں (یعنی حج یا جہاد) کو کیا، تو اس کی عمر 60 سال تک پہنچ جائے گی، تو یہ اس وقت اس کی عمر (60 سال) ہو گی۔ جب اس نے ان دونوں (حج یا جہاد) میں سے کسی ایک کو کیا، تو اس کی عمر 40 سال سے تجاوز نہیں کرے گی۔ تو اس طرح اس کی جو زیادہ سے زیادہ عمر (ساٹھ سال) تھی اس کے مقابلے میں یہ عمر کم ہو گئی۔ اسی طرح کا کلام "معالم التنزیل" میں موجود ہے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ: جب انسان نیکی کرتا ہے، تو اس کی عمر ضائع نہیں کی جاتی، تو گویا کہ (اس نیکی کے سبب سے) اس کی عمر بڑھ جاتی ہے۔ اور ایک قول یہ

بھی ہے کہ نیکیوں کی مقدار عمر بڑھنے کا سبب ہے۔ جیسے دعا بلاؤں کو رد کرنے کا سبب ہے۔ تو والدین اور عزیز و اقارب کے لیے دعا کرنا یہ عمر میں زیادتی کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کی عمر میں برکت ڈال دی جاتی ہے، تو اس برکت کی وجہ سے اس کے لیے تھوڑے زمانے میں زیادہ نیک اعمال کرنا آسان ہو جاتا ہے، جو اس کے علاوہ دوسرے شخص کے لیے (تھوڑے وقت میں) کثیر اعمال کرنا آسان نہیں ہوتا۔ تو یہ زیادتی مجازاً ہے (حقیقتاً نہیں) کیونکہ حقیقتاً عمر کی مدت میں زیادتی محال ہے۔

امام طیبی فرماتے ہیں: جان لو کہ جب اللہ عزوجل کے علم میں ہے کہ زید کی عمر پانچ سو سال ہے، تو زید کا اس سے پہلے یا اس کے بعد مرنا محال ہے، پس وہ مدت جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے، اس میں کمی اور زیادتی بھی محال ہے۔ لہٰذا سابقہ کلام سے (عمر میں زیادتی کی) تاویل متعین ہو گئی کہ (عمر میں جو زیادتی ہوتی ہے، وہ) ملک الموت یا ان کے علاوہ ان فرشتوں کی طرف نسبت کرتے ہوئے ہے کہ جن کا کام روح قبض کرنا ہے۔ تو ان کو حکم دیا گیا ہوتا ہے کہ مخصوص مدت کے بعد ان کی روح قبض کرنی ہے، تو اللہ تعالیٰ اولاً حکم دینے یا لوح محفوظ میں لکھنے کے بعد اپنے سابقہ علم کے مطابق ہر شے میں کمی و زیادتی فرماتا ہے اور یہی معنی ہے، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کہ (اللہ تعالیٰ جسے چاہے مٹاتا اور جسے چاہے لکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب (یعنی اصل لکھا ہوا) ہے۔ اور اسی پر محمول کیا جائے گا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو: ”پھر ایک میعاد کا حکم رکھا اور ایک مقرر وعدہ اس کے یہاں ہے“ تو (اس آیت میں) پہلی اجل سے اس مدت کی طرف اشارہ ہے، جو لوح محفوظ، ملک الموت اور ان کے معاونین کے پاس ہے اور دوسری اجل سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے کہ: ”اصل

لکھا ہوا اسی کے پاس ہے" اور اس فرمان کی طرف کہ:" جب ان کا وعدہ آئے گا، تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہٹیں نہ آگے بڑھیں" خلاصہ یہ نکلا کہ: قضاء معلق میں تغیر و تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اور قضاء مبرم میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔ (اس کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے) اسی طرح ابن ماجہ نے سلمان سے، اور ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ حضرت ثوبان سے صحیح الاسناد کے طریق سے مروی ہے۔ اور ان دو روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ:" تقدیر کو رد نہیں کرتی مگر دعا، اور عمر میں زیادتی نہیں کرتی مگر نیکی اور انسان اس گناہ کے سبب جس کا وہ ارتکاب کرتا رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 4، صفحہ 1528، دار الفکر، بیروت)

عمدۃ القاری میں ہے:"(أحدهما) أن هذه الزيادة بالبركة في العمر بسبب التوفيق في الطاعات وصيانته عن الضياع وحاصله أنها بحسب الكيف لا الكم (والثاني) أن الزيادة على حقيقتها وذلك بالنسبة إلى علم الملك الموكل بالعمر وإلى ما يظهر له في اللوح المحفوظ بالمحو والإثبات فيه: ﴿يَمۡحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثۡبِتُ﴾ كما أن عمر فلان ستون سنة إلا أن يصل رحمه فإنه يزاد عليه عشرة وهو سبعون وقد علم الله عز وجل بما سيقع له من ذلك فبالنسبة إلى الله تعالى لا زيادة ولا نقصان ويقال له القضاء المبرم وإنما يتصور الزيادة بالنسبة إليهم ويسمى مثله بالقضاء المعلق ويقال المراد بقاء ذكره الجميل بعده فكأنه لم يمت وهو إما بالعلم الذي ينتفع به أو الصدقة الجارية أو الخلف الصالح "ترجمہ: پہلا جواب یہ ہے کہ یہ زیادتی اطاعت کی توفیق ملنے کے سبب عمر میں برکت کے ذریعے ہوتی ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ عمر میں زیادتی کیفیت کے اعتبار سے ہے، نہ کہ مقدار کے اعتبار سے اور دوسرا یہ کہ حقیقتاً عمر میں زیادتی ہوتی ہے، پس یہ حقیقی زیادتی اس فرشتے کے علم کے اعتبار سے ہو گی جس کو زندگی کے ساتھ مقرر کر دیا گیا ہے

، نیز لوح محفوظ میں جو ظاہر ہے، اس میں محو و اثبات کے حوالے سے ہوگی: "کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور ثابت فرماتا ہے" جیسا کہ فلاں شخص کی عمر ساٹھ سال ہے، مگر اس نے صلہ رحمی کی تو اس پر دس سال زیادہ کر دیے جائیں گے اور وہ ستر سال زندہ رہے گا اور اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ وہ صلہ رحمی کرے گا اور اس کی عمر ستر سال ہوگی، تو اللہ تعالیٰ کے علم کے اعتبار سے اس میں زیادتی اور کمی نہیں ہوگی اور اسے قضاء مبرم کہا جاتا ہے اور یہ زیادتی اس فرشتہ کے اعتبار سے ہے اور اسی کی مثل کو قضاء معلق کہا جاتا ہے اور **ایک قول یہ کیا گیا ہے کہ زیادتی سے مراد یہ ہے کہ مرنے کے بعد** بھی اس کا ذکر جمیل باقی رہے گا، گویا کہ وہ مرا ہی نہیں اور یہ ذکر جمیل اس علم کی وجہ سے جس سے لوگوں نے نفع حاصل کیا یا صدقہ جاریہ کی وجہ سے یا نیک اولاد چھوڑنے کی وجہ سے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، جلد22، صفحہ91، مطبوعہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو واصف محمد آصف عطاری

16محرم الحرام1443ھ/25اگست2021ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے